DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan, 75950

دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

حوالہ نمبر: 43/14132	فتویٰ نمبر: 74447/61	سائل: سمیع اللہ، درجہ ثانیہ	مجیب: عبداللہ ولی
مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:	
کتاب: وقف کے مسائل	باب: قبرستان کے مسائل		تاریخ: 13-11-2021

سو سال سے زیادہ قدیم قبرستان کو جنازگاہ و عیدگاہ میں تبدیل کرنا

ہمارے گاؤں میں سو سال سے بھی زیادہ کا ایک قدیم قبرستان تھا۔ گاؤں کے لوگوں نے اس قبرستان کو ختم کر کے اس جگہ پر جنازگاہ و عیدگاہ بنالی۔ کیا ایسا کرنا جائز تھا؟ کیا قبرستان کو کبھی بھی قدیم ہونے کی وجہ سے ختم کیا جا سکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر کسی قدیم وقف قبرستان کی قبریں بوسیدہ ہو جائیں یعنی اس میں مدفون مردوں کے مٹی ہو جانے کا غالب گمان حاصل ہو، اور اس میں مزید نئی اموات کی تدفین کسی وجہ سے مشکل ہو یا اس کی ضرورت باقی نہ رہے اور لوگ وہاں مردے دفنانا چھوڑ دیں تو ایسی صورت میں اسے کسی اور وقف میں تبدیل کرنے کی گنجائش ہوتی ہے، لیکن اگر ایسی صورتِ حال نہ ہو تو اس جگہ کو قبرستان ہی باقی رکھنا ضروری ہے۔

لہٰذا اگر سوال میں ذکر کردہ قبرستان میں مدفون اموات غالب گمان کے مطابق مٹی ہو چکے تھے اور مزید اس قبرستان میں اموات کی تدفین مشکل تھی یا لوگوں نے وہاں مردے دفنانا چھوڑ دیا تھا اور اس کی ضرورت نہیں رہی تھی تو گاؤں والوں کا وہاں جنازگاہ اور عیدگاہ بنانا درست تھا، ورنہ نہیں۔

(امداد المفتین:2/655۔ احسن الفتاوی:6/409۔ کفایت المفتی:7/123۔ فتاویٰ محمودیہ:15/354)

عمدة القاري (473/6):

فإن قلت: هل يجوز أن تبنى على قبور المسلمين؟ قلت: قال ابن القاسم: لو أن مقبرة من مقابر المسلمين عفت فبنى قوم عليها مسجدا لم أر بذلك بأسا، وذلك لأن المقابر وقف من أوقاف المسلمين لدفن موتاهم لا يجوز لأحد أن يملكها، فإذا درست واستغنى عن الدفن فيها جاز صرفها إلى المسجد؛ لأن المسجد أيضا وقف من أوقاف المسلمين لا يجوز تملكه لأحد، فمعناهما على هذا واحد.

رد المحتار (245/2):

إذا بلي الميت وصار ترابا يجوز زرعه والبناء عليه، ومقتضاه جواز المشي فوقه.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

دار الافتاء جامعۃ الرشید سے جاری ہونے والا ہر فتویٰ درج کیے گئے سوال کے مطابق دیا جاتا ہے، اگر صورتحال پوچھے گئے سوال کے برعکس ہو تو یہ فتویٰ کالعدم سمجھا جائے گا۔

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

الفتاوى الهندية (470/2):

وسئل هو (أي القاضي الإمام شمس الأئمة محمود الأوزجندي) أيضا عن المقبرة في القرى إذا اندرست ولم يبق فيها أثر الموتى لا العظم ولا غيره هل يجوز زرعها واستغلالها؟ (1) قال: لا، ولها حكم المقبرة، كذا في المحيط.

حاشية الفتاوى الهندية (470/2):

(1) قوله (قال: لا) هذا لا ينافي ما قاله الزيلعي في باب الجنائز من أن الميت إذا بلي و صار ترابا جاز زرعه و البناء عليه اه؛ لأن المانع هنا كون المحل موقوفا على الدفن، فلا يجوز استعماله في غيره، فليتأمل وليحرر، اه، مصححه.

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم
عبد اللہ ولی غفر اللہ لہ
دار الافتاء جامعة الرشید کراچی
7 / ربیع الثانی / 1443ھ

الجواب صحیح
الجواب صحیح

دار الافتاء
جامعة الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

دار الافتاء جامعة الرشید سے جاری ہونے والا ہر فتویٰ درج کیے گئے سوال کے مطابق دیا جاتا ہے، اگر صورتحال پوچھے گئے سوال کے برعکس ہو تو یہ فتویٰ کالعدم سمجھا جائے گا۔
ALMUFTI ONLINE
المفتی آن لائن

۱۷۵

14132/43
13/11/2021

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے
گاؤں میں ایک قدیمی قبرستان تھا جو سو ۱۰۰ سال سے بھی
قدیم تھا اب گاؤں کے لوگوں نے اس قبرستان کو ختم کر کے
اُس جگہ پر جنازہ گاہ و عیدگاہ بنا لی ہے کیا ایسا کرنا جائز تھا
کیا قبرستان کو ختم کرنا کبھی بھی قدیم ہونے کی وجہ سے ختم کیا
جا سکتا ہے۔

رہنمائی فرما دیں۔

سمیع اللہ بن سعد اللہ
درجہ ثانیہ ثانی
0311-4612513

دارالافتاء